روزنامہ الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 12-اپریل 2011ء 8۔جمادی الاوّل 1432 ہجری 12 شہادت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 82

صحابہ اور تابعین کی برکت

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جنگ کریں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی صحابی رسولؐ موجود ہے وہ کہیں گے ہاں اور ان کو فتح دے دی جائے گی۔ پھر ایک جنگ میں پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی تابعی ہے چنانچہ اس کی برکت سے انہیں فتح دے دی جائے گی۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة حدیث نمبر 3327)

رجسٹر روایات رفقاء میں سے بعض رفقاء حضرت مسیح موعود کی ایمان افروز روایات کا بیان

حضرت مسیح موعود کا بلند مقام اور مخلصین کے اخلاص و وفا کے نمونے

حضرت اقدس قیمتی نصائح سے نوازتے، آپ کی گفتگو ہمدردانہ، مشفقانہ اور مربیانہ ہوا کرتی تھی

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8/اپریل 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8/اپریل 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے رجسٹر روایات رفقاء میں سے بعض رفقاء حضرت مسیح موعود کی روایات پیش کیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی، آپ کو دیکھا، آپ کی نیک صحبت سے فیضیاب ہوئے، آپ کے بارے میں ان لوگوں کے کیا تاثرات تھے، مختلف رنگ میں ہر ایک کی روایات ہیں۔ فرمایا یہ روایات جہاں ہمیں رفقاء کے اخلاص و وفا کے نمونوں اور ان کی احمدیت میں شامل ہونے کا پتہ دیتی ہیں وہاں حضرت مسیح موعود کے مقام اور اپنے مخلصین سے آپ کے تعلق کا بھی پتہ چلتا ہے، بعض مسائل کا حل بھی ان میں موجود ہے۔ بہرحال یہ روایات ہیں ان لوگوں کی جو آپ کی پاک جماعت کا حصہ بنے، جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جماعت نے اخلاص و وفا میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔

حضور انور نے رفقاء کی روایات پیش کرتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح موعود اپنی قیمتی نصائح سے اپنے خدام کو مستفیض فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی تمام گفتگو نہایت ہمدردانہ، مشفقانہ اور مربیانہ ہوا کرتی تھی۔ محفل میں حضور کی آنکھیں نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہوتی تھیں مگر جب کبھی حضور نظر اٹھا کر دیکھتے تھے تو رفقاء آپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ نہ سکتے تھے اور نظریں نیچی کر لیتے تھے۔ حضور معمولی اور ادنیٰ خدمت پر بھی خوش ہو جایا کرتے تھے۔ حضور کا بچوں سے شفقت کا سلوک سب سے بڑھ کر تھا، مہمانوں کے جذبات کا آپ کو بہت خیال ہوتا تھا۔ نمازوں میں حضور کی رقت کا نظارہ بڑا عجیب ہوا کرتا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود بغاوت کو بالکل پسند نہ کرتے تھے اور اپنی جماعت کو بھی وفادار رہنے کی ہدایت فرماتے رہتے تھے۔ لاٹری وغیرہ کے بارے میں پوچھنے پر فرمایا کہ یہ طریقہ جائز نہیں، اس رقم کو اشاعت دین وغیرہ پر خرچ کر دینا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی چیز حرام نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ لوگ تمہیں جوش دلانے کیلئے مجھے گالیاں دیتے ہیں مگر تمہیں چاہئے کہ گالیاں سن کر ہرگز جوش میں نہ آؤ اور جواباً گالیاں نہ دو، اگر تم انہیں جواباً گالیاں دو گے تو وہ پھر مجھے گالیاں دیں گے اور یہ گالیاں ان کی طرف سے نہ ہوں گی بلکہ تمہاری طرف سے ہوں گی۔ بلکہ تمہیں چاہئے کہ گالیاں سن کر ان کو دعائیں دو اور ان سے محبت کا سلوک کرو تا کہ وہ تمہارے زیادہ نزدیک ہوں۔

حضور انور نے جن رفقاء حضرت مسیح موعود کی روایات پیش فرمائیں ان میں حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب ولد میاں نادر علی صاحب، حضرت ماسٹر خلیل الرحمٰن صاحب ولد حضرت مولوی نیک عالم صاحب سکنہ موضع کلری، حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی ولد حافظ محمد حسین صاحب سکنہ وزیر آباد گوجرانوالہ، حضرت خان صاحب منشی برکت علی صاحب ولد محمد فاضل صاحب۔ حضرت محمد اسماعیل صاحب ولد مکرم مولوی جمال الدین صاحب سکنہ سیکھواں ضلع گورداسپور۔ حضرت محمد اکبر صاحب ولد اخوند رحیم بخش صاحب قوم پٹھان سکنہ ڈیرہ غازیخان۔ حضرت نظام الدین صاحب ولد میاں اللہ دتہ صاحب سکنہ وچھوکی تحصیل پسرور سیالکوٹ۔ حضرت منشی عبداللہ صاحب احمدی محلّہ اسلام آباد شہر سیالکوٹ اور حضرت محمد یحیٰ صاحب ولد محمد انوار حسین صاحب سکنہ شاہ آباد ضلع ہرگوئی شامل ہیں۔

حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی نسلوں میں بھی احمدیت کی حقیقی روح ہمیشہ قائم فرماتا چلا جائے اور ہمیں بھی اپنی اصلاح کرنے کی ہمیشہ توفیق عطا فرماتا رہے، ہمارے ایمان و ایقان میں اضافہ ہو، ہر آنے والا دن ہمارے اندر بھی اور ہماری نسلوں میں بھی احمدیت کی محبت، حضرت مسیح موعود کی محبت، آنحضرت ﷺ کی محبت پیدا کرے اور قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف ہمیشہ توجہ بڑھتی چلی جائے۔ آمین

نمازوں کی طرف خصوصی توجہ دیں

سیدنا و امامنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے موقع پر خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کو پیغام دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

میرے پیارے خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ......

آپ کو میرا اس...... موقع پر یہ پیغام ہے کہ نمازوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیں اور اس کے لئے غیر معمولی محنت کریں۔ کیونکہ یہ مرکزی چیز ہے اور اگر یہ سنور جائے تو سب کچھ سنور جائے گا۔ اسی سے ساری ترقیاں وابستہ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ وہ مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس لئے خدام اور اطفال کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ وہ بچپن سے ہی اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دیں۔ بچپن میں اگر یہ عادت پختہ ہو جائے گی تو پھر باقی زندگی میں آپ نمازوں کی حفاظت کرنے والے بن جائیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا حساب بندوں سے لیا جائے گا۔ وہ نماز ہے اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ انسان کامیاب ہو گیا اور اُس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اللہ کرے آپ میں سے ہر خادم اور طفل میری اس نصیحت کو سینے سے لگائے اور یہ عہد کر کے اس اجتماع سے واپس جائے کہ وہ نمازوں کی حفاظت کرے گا۔ نماز ہی ہے جس نے حقیقت میں اس دنیا کو (-) کے لئے فتح کرنا ہے۔ دنیا کی فتح کی خوابیں لغو ہیں اگر ہم اپنے نفسوں پر فتح نہ پاسکیں۔ اپنے نفسوں کو خدا کے حضور جھکائیں اور اس کی عبادت کے حق کو ادا کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ پر اپنے بے شمار فضل اور رحمتیں نازل فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔''

(الفضل انٹرنیشنل 23 جنوری 2004ء)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء
مرسلہ : نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

مطبع : ضیاء الاسلام پریس

مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ

قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود کے رفقاء نے اپنے اندر غیر معمولی تبدیلیاں پیدا کیں اور پھر آگے اپنی نسلوں میں بھی منتقل کرنے کی کوشش کی۔ خوش قسمت ہیں وہ نسلیں جنہوں نے اس فیض کو آگے چلایا

ایک ایسے ہی بزرگ جنہوں نے اپنے رفیق باپ دادا کے نام کو روشن کیا ان کا نام حضرت سید داؤد مظفر شاہ صاحب تھا۔ یہ بزرگ حضرت مسیح موعود کے دو جلیل القدر رفقاء کے پوتے اور نواسے تھے۔ تزکیہ نفس کی جن خصوصیات کا حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا ہے وہ اس بزرگ میں ہمیں نظر آتی ہیں

حضرت سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے تقویٰ، طہارت، عاجزی، انکساری، صبر، دعاؤں اور عبادات میں انہماک، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی، قرآن کریم سے محبت وغیرہ خصائل حمیدہ کا قابل رشک تذکرہ

اللہ کرے کہ ہمارے تمام بزرگوں کی اولادیں، رفقاء کی اولادیں ہمیشہ اپنے والدین کے، اپنے آبا ؤ اجداد کے نمونے دیکھنے والی ہوں اور نیک نسل کو آگے چلانے کے لئے دعا اور اپنے عمل سے کوشش کرنے والی ہوں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11/ مارچ 2011ء بمطابق 11/ امان 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے زمانہ کو دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے ہوتے تھے۔ جب ایک برتن کو مانج کر صاف کر دیا جاتا ہے، پھر اُس پر قلعی ہوتی ہے اور پھر نفیس اور مصفا کھانا اُس میں ڈالا جاتا ہے یہی حالت اُن کی تھی۔ اگر انسان اسی طرح صاف ہو، اور اپنے آپ کو قلعی دار برتن کی طرح منور کرے تو خدا تعالیٰ کے انعامات کا کھانا اُس میں ڈال دیا جاوے“۔ فرمایا ”لیکن اب کس قدر انسان ہیں جو ایسے ہیں“۔

(البدر جلد 2 نمبر 23 مورخہ 26 جون 1903ء صفحہ 177 کالم نمبر 1)

اسی کی ایک روایت ہے جو دوسرے اخبار میں جو اس کا ورژن (Version) ہے وہ یہ ہے کہ برتن کی مثال دیتے ہوئے آپ نے فرمایا ”جیسے کہ ایک برتن قلعی کرا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے ایسے ہی اُن لوگوں کے“ یعنی صحابہ کے ”دل تھے جو کلامِ الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورتِ نفسانی کے رنگ سے بالکل صاف تھے۔ گویا آیت قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشمس:10) کے سچے مصداق تھے“۔

(الحکم جلد 7 نمبر 24 مورخہ 30 جون 1903ء صفحہ 10 کالم نمبر 2)

پس یہ انقلاب تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں میں پیدا فرمایا جو دشمنیوں اور کینوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ ایک دفعہ کی دشمنی نہ صرف یہ کہ سالوں چلتی تھی بلکہ نسلوں تک چلتی تھی۔ لیکن جب ایمان لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے کامل عبد بننے کی کوشش کی، قرآنِ کریم کو پڑھا، سمجھا اور اپنے پر لاگو کیا، اس الٰہی کلام کے نور سے اپنے دلوں کو منور کیا، پھر ایسے مصفّٰی ہو گئے جیسے قلعی کیا ہوا برتن چمکتا ہے۔

یہاں رہنے والوں کو یا بعض لوگوں کو شاید قلعی کا صحیح اندازہ نہ ہو کہ برتن کو قلعی کا طریق کیا ہے؟ پُرانے زمانے میں تانبے اور دھاتوں کے برتن ہوتے تھے اور کچھ عرصے بعد انہیں قلعی کروانا پڑتا تھا۔ پاکستان میں اور ہندوستان میں رہنے والے لوگوں کو تو اندازہ ہو گا کہ کس طرح قلعی ہوتی ہے اور خاص طور پر جو ہمارے لنگر خانوں میں ڈیوٹی دینے والے ہیں اُن کو بھی اندازہ ہے، کیونکہ دیگیں جلسہ سالانہ میں قلعی کروائی جاتی ہیں۔ قلعی کے لئے پہلے برتن کو آگ میں ڈالا جاتا ہے پھر اُس پر نوشادر یا کچھ کیمیکل ملے جاتے ہیں، یا مَل کے آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ بہرحال اُس کے بعد پھر ایک سفید چمکدار دھات ہوتی ہے وہ اُس پر مَلی جاتی ہے۔ جب اچھی طرح اُس کا گند پہلے سے اتارا جائے، پھر یہ دھات مَل کے اُس کو پھر ایک کپڑے سے اچھی طرح پالش کیا جاتا ہے اور پھر وہ برتن اس طرح ہو جاتا ہے جیسے چاندی کا برتن ہو، بالکل صاف شفاف اور چمکدار۔

تو یہ وضاحت مَیں نے اس لئے کی ہے کہ حضرت مسیح موعود نے یہ جو مثال دی ہے قلعی کئے ہوئے برتن کی، یہ کوئی عام کوشش نہیں ہے بلکہ اچھی طرح صاف کرنے کے بعد مزید چمکانے کے لئے آگ میں ڈالا جاتا ہے، ایک پراسس (Process) ہے اُس میں سے گزرنا پڑتا ہے، ایک عمل ہے اُس میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ تو آپ کی بات کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان جب اُس مقام پر پہنچتا ہے یا پہنچنا چاہتا ہے جب کلامِ الٰہی کے نور سے حقیقی رنگ میں منور ہو، تو ایک تکلیف سے، ایک محنت سے یا تکلیف دہ محنت سے گزرنا پڑتا ہے، تب ایک انسان اُس فلاح کے مقام کو حاصل کرتا ہے، جس کی اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمائی ہے کہ وہ فلاح حاصل کر لی جو پاک ہو گیا۔

جب تزکیہ نفس ہو یا تزکیہ نفس کرنے کی کوشش ہو تو اس کے لئے ایک محنت درکار ہے۔

...........حضرت مسیح موعود بھی اپنے آقا کی غلامی میں اس لئے مبعوث ہوئے کہ زنگ آلود دلوں کو مصفّٰی کرنے کا طریق بتا کر ان برتنوں کو کلامِ الٰہی کے نور سے منور کر دیں۔ آپ کے (۔) میں ہم جس کو بھی دیکھتے ہیں یہ مثالیں ہمیں نظر آتی ہیں۔ اُن کے دل نور سے بھرے ہوئے تھے اور تقویٰ سے زندگی گزارنے والے تھے۔ پس یہ عمل ہی ہے جس کو کر کے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتے ہیں، اپنے نفس کا تزکیہ کر سکتے ہیں۔

اس بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”تم لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ تزکیۂ نفس کس کو کہا جاتا ہے۔ سو یاد رکھو کہ ایک (۔) کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہیے اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وَحْدَہٗ لَا شَرِیْک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اُس کو دکھانا چاہئے اور اُس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بُغض حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے۔ اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہونا چاہئے......“ فرمایا کہ ”خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو

جاؤ گے اُس وقت کہہ سکیں گے، تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کرلیا‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر5صفحہ 407 جدید ایڈیشن)

فرمایا کہ’’ دنیا میں انسان کو جو بہشت حاصل ہوتا ہے وہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا (الشمس: 10) پر عمل کرنے سے ملتا ہے۔ جب انسان عبادت کا اصل مفہوم اور مغز حاصل کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ کے انعام و اکرام کا پاک سلسلہ جاری ہو جاتا ہے اور جو نعمتیں آئندہ بعد مُردن ظاہری مَرئی اور محسوس طور پر ملیں گی وہ اب روحانی طور پر پاتا ہے۔‘‘

(الحکم جلد6نمبر26مورخہ24جولائی 1902ء صفحہ9کالم نمبر3)

یعنی جو نعمتیں مرنے کے بعد ملنی ہیں، جو محسوس بھی ہوں گی وہ روحانی طور پر اس دنیا میں مل جاتی ہیں۔

پس یہ وہ اصل مقصد ہے جس کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود آئے کہ انسانوں میں پاک تبدیلیاں لا کر روحانی نعمتوں کو حاصل کرنے والا بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس اصل اور مقصد کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس حقیقت کو جانا اور اپنے نفسوں کے تزکیہ کے لئے کوشش کی اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود کے(۔) نے بھی.......... اپنے اندر غیر معمولی تبدیلیاں پیدا کیں اور پھر آگے اپنی نسلوں میں بھی منتقل کرنے کی کوشش کی۔ خوش قسمت ہیں وہ نسلیں جنہوں نے اس فیض کو آگے چلایا۔

اس وقت مَیں ایک ایسے ہی بزرگ کا ذکر کرنے لگا ہوں جنہوں نے اپنے (۔) باپ دادا کے نام کو روشن کیا۔ تزکیہ نفس کی جن خصوصیات کا حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا ہے، وہ اس بزرگ میں ہمیں نظر آتی ہیں۔ میرا اس بزرگ سے بڑا قریبی تعلق تھا، ہے اور یہ بزرگ حضرت مسیح موعود کے دو جلیل القدر (۔) کے پوتے اور نواسے تھے۔ گزشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی ہے۔ ان کا نام حضرت سید داؤد مظفر شاہ صاحب تھا۔ جیسا کہ میں نے کہا، اُن کے دادا حضرت مسیح موعود کے (۔) تھے جن کا نام حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب تھا جو تقویٰ، طہارت، عاجزی اور انکساری اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ جن کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک روایت درج کی ہے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ:

حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب نے خود مجھ سے بیان کیا خود’’ کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّل سخت بیمار ہو گئے۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب وہ حضور کے مکان میں رہتے تھے۔ حضور نے بکروں کا صدقہ دیا۔ میں اُس وقت موجود تھا‘‘ یعنی ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب موجود تھے۔ ’’مَیں رات کو حضرت خلیفہ اوّل کے پاس ہی رہا اور دواء پلاتا رہا۔ صبح کو حضور تشریف لائے‘‘ یعنی حضرت مسیح موعود تشریف لائے‘‘ اور حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا’’ کچھ صحت بہتر ہو گئی تھی کہ حضور! ڈاکٹر صاحب ساری رات میرے پاس بیدار رہے ہیں اور دوا وغیرہ اہتمام سے پلاتے رہے ہیں۔ حضور بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے ہم کو بھی ان پر رشک آتا ہے۔ یہ بہشتی کنبہ ہے۔ یہ الفاظ چند بار فرمائے۔‘‘

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم صفحہ 545روایت نمبر563)

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب جو سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے دادا تھے، اُن کی وسعتِ حوصلہ اور صبر کا ایک واقعہ ہے، پہلے بھی کئی دفعہ بیان ہو چکا ہے۔ جب آپ ایک شخص کو (۔) کر رہے تھے، (بیت الذکر) میں بیٹھے تھے، اُس وقت آپ سرکاری ہسپتال میں سول سرجن تھے اور سول سرجن اس زمانہ میں ایک بڑا عہدہ سمجھا جاتا تھا۔ تو اس شخص سے جب حضرت مسیح موعود کی صداقت اور دعویٰ پر بحث ہو رہی تھی تو اس نے ایک وقت میں غصہ میں آکر پکی مٹی کا لوٹا اُٹھا کے آپ کی طرف زور سے پھینکا یا سر پہ مارا۔ بہر حال ماتھے پر لگا اور سر پھٹ گیا جس سے ان کا خون بہنے لگا۔ تو حضرت ڈاکٹر صاحب بغیر کچھ کہے وہاں سے سر پہ ہاتھ رکھ کے ہسپتال چلے گئے۔ وہاں جا کے پٹی کروائی اور اس دوران میں اُس شخص کو بھی احساس ہوا کہ یہ مَیں نے کیا کیا، یہ تو بڑے سرکاری افسر ہیں اور پولیس آئے گی اور مجھے پکڑ کے لے جائے گی۔ بڑا خوفزدہ تھا۔ لیکن دیکھا کہ تھوڑی دیر بعد حضرت ڈاکٹر صاحب سر پہ پٹی باندھے واپس تشریف لے آئے اور اُس شخص سے کہا کہ مجھے امید ہے تمہارا غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہوگا اب دوبارہ بات کرتے ہیں۔ اِس عرصے میں وہ شخص کہتا ہے کہ میرا تو پہلے ہی بُرا حال تھا تو میں اُن سے معافیاں مانگنے لگ گیا اور عجیب میری حالت تھی اُس وقت شرمندگی سے بھی اور خوف سے بھی۔

(ماخوذ از کتاب’’ حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب‘‘صفحہ 62مؤلفہ احمد طاہر مرزا شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

تو یہ صبر کا نمونہ تھا کہ باوجود اختیار ہونے کے ڈاکٹر صاحب نے دکھایا۔ اور یہ اعلیٰ اخلاق وہی دکھا سکتا ہے جس نے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کی ہو، حقیقی رنگ میں تزکیہ نفس ہو۔ تو بہر حال یہ حضرت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب جیسا کہ میں نے کہا سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے دادا تھے، اور ڈاکٹر صاحب کے بیٹے حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کے دوسرے بیٹے تھے سید داؤد مظفر شاہ صاحب۔

اِن لوگوں کے بارہ میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے معالجِ خاص تھے، اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کے’’ چوتھے فرزند اِس مقدس جوڑے کے‘‘ یعنی حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب اور اُن کی اہلیہ کے’’ حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب تھے جو نہایت با اخلاق بزرگ تھے۔ آپ نہ صرف خدا تعالیٰ کے ساتھ عشق و محبت کا خاص تعلق رکھتے تھے بلکہ خیر خواہیٔ خلق کا جذبہ بھی اعلیٰ درجہ کا پایا جاتا تھا۔ آپ کی محبت کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ بزرگوں کا ادب کرنا اور چھوٹوں پر شفقت کرنا آپ کا خاصا تھا۔ آپ کی دعاؤں کے صدقے آپ کے بیٹے بھی نیک اور پارسا ہیں‘‘ یعنی آپ کے دونوں بیٹے جن میں سے ایک سید داؤد مظفر شاہ صاحب اور دوسرے سید مسعود مبارک شاہ صاحب ہیں۔ سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ’’ ان میں ایک خوش بخت وہ بھی ہیں جن کے نکاح میں حضرت المصلح الموعود نے اپنی ایک لختِ جگر دے دی اور اللہ تعالیٰ نے اِس جوڑے کو چھ بچے عطا فرمائے۔

(کتاب ’’حضرت سید محمود اللّٰہ شاہ صاحب‘‘ صفحہ 60مؤلفہ احمد طاہر مرزا شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کے یہ بیٹے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دامادی میں آئے، یہ سید داؤد مظفر شاہ صاحب تھے، اور انہوں نے بھی اپنے باپ دادا کی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی خصوصیات بہت زیادہ لی ہوئی تھیں۔ عبادت میں شغف، قرآنِ کریم سے محبت، عاجزی اور انکساری، ہر ایک سے نہایت ادب اور احترام سے ملنا یہ آپ کا خاصّہ تھا۔ بلکہ اپنی اہلیہ کے چھوٹے بھائیوں کی بھی غیر معمولی عزت اور احترام اس لئے کرتے تھے کہ حضرت مصلح موعود کے بیٹے ہیں۔ بعض دفعہ قریبی تعلقات میں اونچ نیچ ہو جاتی ہے لیکن آپ کے ساتھ جب بھی آپ سمجھتے کہ ماحول خراب ہو رہا ہے تو نہ صرف خاموش ہو جاتے بلکہ ان چھوٹوں کے ساتھ بھی اس طرح سلوک عزت اور احترام کا کرتے کہ بات بڑی خوش اسلوبی سے ختم ہو جاتی یا وہاں سے اُٹھ کے چلے جاتے۔ بلکہ مَیں نے دیکھا ہے کہ خاندان حضرت مسیح موعود سے خاص طور پر جو آپ کی اولاد تھی، اُس کی آگے اولادوں کی بھی اِس طرح عزت و احترام کیا کرتے تھے کہ عجیب لگا کرتا تھا۔ صرف اس لئے کہ اُن کا حضرت مسیح موعود سے خون کا رشتہ ہے۔ بعض دفعہ دوسروں کے لئے ان کے عزت و احترام کو دیکھ کر مَیں خود بھی محسوس کرتا تھا کہ یہ ضرورت سے زیادہ احترام کرتے ہیں جو میرے خیال میں اُن حالات میں مناسب نہیں ہوتا تھا۔ لیکن جو نیکی اور شرافت آپ کی سرشت میں تھی اُس کا تقاضا یہی تھا کہ ایسے عمدہ اخلاق کا نمونہ آپ دکھائیں۔

سید داؤد مظفر شاہ صاحب اور اُن کی اہلیہ سیدہ امۃ الحکیم بیگم صاحبہ، یہ بھی ایک خوب اللہ ملائی جوڑی تھی۔ نیکیوں کے بجا لانے اور اعلیٰ اخلاق دکھانے میں یہ دونوں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ گھروں میں میاں بیوی کی اس لئے بعض دفعہ اَن بَن ہو جاتی ہے کہ یہ خرچ کیوں ہو گیا؟ وہ خرچ کیوں ہو گیا؟ اِس جوڑے کی اِن دنیاوی

خرچوں کی طرف تو سوچ ہی نہیں تھی، مَیں نے دیکھا ہے کہ یہ اِن کی کوشش ہوتی تھی کس طرح کسی ضرورتمند کی مدد کی جائے۔ اگر میاں نے کوئی مدد کی ہے تو بیوی کہتی کہ اور کر دینی چاہئے تھی۔ اگر بیوی نے کی ہے تو میاں کہتا کہ اگر میرے پاس اور مال ہوتا تو مَیں مزید دے دیتا۔ حضرت سید داؤد مظفر شاہ صاحب نے خود بیان کیا کہ سیدہ امۃ الحکیم بیگم صاحبہ جن کی آٹھ نو سال پہلے وفات ہوئی ہے، وفات کے بعد وہ کئی دفعہ مجھے خواب میں آ کے کہتی ہیں کہ فلاں غریب کی اتنی مدد کر دو اور فلاں کو اتنا صدقہ دے دو اور شاہ صاحب فوراً اُس کو عملاً پورا کر دیتے تھے۔ جو بھی اُن کی آمد ہوتی تھی اپنے پر تو کم خرچ کرتے تھے دوسروں کو دے دیا کرتے تھے۔ دونوں میاں بیوی کو مَیں نے دیکھا ہے اور بھی بعض لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ اُن کے پاس اگر ہزاروں بھی آتا تھا تو ہزاروں بانٹ دیا کرتے تھے، یہ پرواہ نہیں کی کہ ہمارے پاس کیا رہے گا؟

مَیں نے جب اُن کی زمینوں کا انتظام سنبھالا ہے تو جیسے ہمارے زمینداروں کا طریق ہوتا ہے کہ سال کی گندم چاول وغیرہ فصل کے اوپر گھر میں جمع کر لی جاتی ہے، تو پہلے سال جب میں نے سیدۃ امۃ الحکیم صاحبہ سے پوچھا کہ کتنی گندم چاہئے۔ تو انہوں نے مجھے کہا کہ ایک سو بیس مَن۔ مَیں نے کہا کہ آپ کے گھر کا خرچ تو زیادہ سے زیادہ بیس، پچیس، تیس مَن ہوگا۔ تو انہوں نے کہا کہ میرا یہی خرچ ہے، کیونکہ مَیں نے بہت سے غریبوں کو بھی گندم دینی ہوتی ہے۔ کئی لوگوں کی سالانہ گندم لگائی ہوئی تھی۔ یہی حال حضرت شاہ صاحب کا تھا۔

سید داؤد مظفر شاہ صاحب میرے خالو بھی تھے اور خسر بھی۔ اُن کی بے شمار خوبیاں تھیں۔ اُن کی خوبیوں یا اپنی خالہ کی خوبیوں کا مَیں اس لئے ذکر نہیں کر رہا کہ قرابت داری تھی، رشتہ داری تھی یا دامادی کی وجہ سے تعلق تھا۔ اُن دونوں کو مَیں نے بچپن سے ہی اس طرح دیکھا ہے جس کا طبیعت پر بڑا اثر تھا۔ خاموش، دعا گو، بچوں سے بھی ہنس کے ملنا، خوش اخلاقی سے ملنا، عزت و احترام دینا اور ہر قسم کی دنیاداری کی باتوں سے پاک۔ ہمارے ایک عزیز نے لکھا اور بڑا صحیح لکھا کہ سید داؤد مظفر شاہ صاحب بہت پیارے وجود تھے۔ خاموش، دعا گو اور ہر وقت زیرِ لب دعاؤں میں مصروف۔ دُکھ درد میں دوسروں کے کام آنے والے اور عبادت میں گہرا شغف رکھنے والے۔

بعض اور خصوصیات اور اللہ تعالیٰ کے آپ سے سلوک کا ذکر کروں گا لیکن پہلے ننھیال کے بارے میں بتا دوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ننھیال بھی، اِن کے نانا بھی (۔) تھے، حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب جو جماعت میں بزرگی کا ایک مقام رکھتے ہیں۔ مفتی سلسلہ بھی رہے ہیں بڑا لمبا عرصہ۔ آپ کی نمازوں کی لمبائی اور گہرائی کا پُرانے بزرگ بڑا ذکر کرتے ہیں۔ آپ کے بارے میں کسی نے لکھا، سید سرور شاہ صاحب کے بارہ میں کہ حضرت مولوی صاحب ایک دفعہ (۔) میں کھڑے سنتیں پڑھ رہے تھے یا نفل پڑھ رہے تھے اور بڑی دیر سے کھڑے تھے ایک ہی نیت باندھ کے، ایک کونے میں لگے ہوئے۔ کہتے ہیں کہ کافی وقت گزر گیا تو مَیں نے دیکھا کہ جا کر دیکھوں یہ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ تو وہ شخص جب اُن کے قریب گیا تو دیکھا کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (الفاتحہ:5) بار بار وہی دہرائے جا رہے ہیں اور بڑا لمبا عرصہ اُسی طرح دہراتے رہے۔ حضرت سید سرور شاہ صاحب باجماعت نمازیں بھی پڑھایا کرتے تھے، امامت کروایا کرتے تھے، اور باجماعت نمازیں بھی اِن کی بہت لمبی ہوا کرتی تھیں۔ بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا سید داؤد مظفر شاہ صاحب ان کے نواسے تھے۔

دعاؤں میں اور اعلیٰ اخلاق میں اعلیٰ معیار سید داؤد مظفر شاہ صاحب کو دونوں طرف سے ورثہ میں ملا تھا۔ بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنا اور اُسے نبھانا بھی کسی کسی کا کام ہے، ہر کوئی نہیں کرتا۔ لیکن سید داؤد مظفر شاہ صاحب نے اسے خوب نبھایا۔ یہ اُن بزرگوں میں سے تھے جن کو جب دعا کے لئے کہہ دو تو اُس وقت تک دعا کرتے رہتے تھے جب تک وہ خود آ کر نتائج سے آگاہ نہ کر دے۔ مجھے خود بھی پتہ ہے، مجھے بعضوں نے لکھا بھی کہ اکثر کہتے تھے کہ لوگ دعا کے لئے کہتے ہیں اور پھر بتاتے تو نہیں کہ مسئلہ حل ہو گیا۔ سال بعد یا کئی مہینوں بعد پتہ چلتا ہے کہ وہ تو عرصہ ہوا اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا۔ لیکن یہ اُس شخص کے لئے دعائیں کرتے چلے جا رہے ہوتے تھے۔ کوئی ذرا سی بھی ان کی خدمت کر دیتا تو اُس کے ممنونِ احسان ہو جاتے، اور بڑی باقاعدگی سے پھر اُس کے لئے نام لے کر دعا کیا کرتے تھے۔ جن جن ڈاکٹروں نے اُن کی خدمت کی ہے اُن کے لئے تو بہت دعائیں کرتے تھے۔ مکرم ڈاکٹر نوری صاحب ربوہ آنے سے پہلے بھی جب بھی ربوہ آتے تھے، اگر اُن کو (سید داؤد مظفر شاہ صاحب کو) دیکھنے کے لئے بلایا جاتا یا اُن کے بارہ میں کوئی بیماری کے بارہ میں کہا جاتا تو ضرور آ کے دیکھا کرتے تھے۔ اور شاہ صاحب بھی اُن کے لئے پھر بہت دعائیں کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی دعائیں ہمیشہ جاری رکھے کیونکہ ڈاکٹر صاحب بھی بڑے نافع الناس وجود ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر عبدالخالق صاحب بھی باقاعدہ حضرت شاہ صاحب کے علاج کے لئے آیا کرتے تھے۔ ایک لمبے عرصے سے سید داؤد مظفر شاہ صاحب دل کے مریض تھے، کئی دفعہ ایسا ہوا کہ زیادہ طبیعت بگڑ گئی اور ڈاکٹروں کو بلانا پڑا تو ڈاکٹر خالق صاحب فوراً پہنچتے تھے۔ ڈاکٹر خالق صاحب نے مجھے لکھا، جب بھی مَیں جاتا تھا اُن کی بیماری میں یا ہسپتال میں داخل ہوتے تھے تو ہمیشہ ڈاکٹر صاحب کو کہا کرتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب دعا کریں کہ کبھی ایسا وقت نہ آئے جب دعا اور عبادت سے محروم رہ جاؤں۔ اور میرا انجام بخیر ہو۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انجام بخیر کی تو بعض لوگوں کو خوابیں بھی دکھائیں۔ اُن کے ایک بھتیجے نے ہی دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع آئے ہیں (چند دن پہلے کی بات ہے) اور سید داؤد مظفر شاہ صاحب کو اپنے ساتھ لے گئے۔ خود انہوں نے بھی دیکھا، ایک لمبی خواب ہے لیکن خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے دیکھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک کرسی اُن کے لئے مخصوص کی ہوئی ہے۔ ایک خاتون جو اُن کو زیادہ نہیں جانتی تھیں، اُنہوں نے دیکھا جس کا خلاصہ یہ ہے (ایک لمبی خواب ہے) کہ ان کے دل میں (خواب میں ہی ڈالا جاتا ہے اُس خاتون کے دل میں) کہ شاہ صاحب ایک بڑے بزرگ ہیں، ایسے بزرگ جن کا خدا تعالیٰ کے پاس ایک بڑا مقام ہے۔ خود بھی انہوں نے ایک دفعہ یہ خواب دیکھی کہ اُن کی اہلیہ سیدہ امۃ الحکیم بیگم صاحبہ ایک جگہ ہیں بہت اونچی جگہ ہے، وہاں بہت خوش ہیں تو آپ کو کہتی ہیں کہ آپ بھی آ جائیں۔ تو اس پر کسی فرشتے نے یا خدا تعالیٰ نے کہا، آواز آتی ہے کہ یہ ابھی نہیں آئے گا کیونکہ اس نے ابھی کچھ دعائیں کرنی ہیں۔

دعاؤں اور عبادت میں شغف تو اِن کو اپنے دادا کی تربیت کی وجہ سے بھی ہوا۔ نانا کی صحبت کی وجہ سے بھی ہوا۔ دادا کے پاس یہ رہتے تھے اور حضرت سید ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کی آخری عمر میں جب آپ بہت زیادہ کمزور ہو گئے تو حضرت ڈاکٹر صاحب نمازوں کے لئے (۔) نہیں جایا کرتے تھے۔ لیکن گھر پر نماز باجماعت کا اہتمام فرماتے تھے اور سید داؤد مظفر شاہ صاحب سے امامت کروایا کرتے تھے۔ اُس وقت اُن کی عمر سترہ سال تھی۔ تو سید داؤد مظفر شاہ صاحب خود اس بارے میں اپنی ایک تحریر میں لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ جی (یعنی ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب) کی آخری عمر کے حصے میں مَیں نے اکثر ان کو نمازیں باجماعت پڑھائی تھیں۔ خصوصاً جمعہ کی نمازیں۔ وہ نماز باجماعت کے بڑے ہی پابند تھے۔ جب تک صحت مند رہے (۔) میں جا کر نمازیں پنجوقتہ ادا کیا کرتے تھے۔ جب چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تو پھر نمازیں گھر میں ہی باجماعت ادا کیا کرتے تھے۔ اس کے لئے ایک (۔) نما تھڑا گھر کے اندر اور ایک (۔) نما چبوترا باہر باغ کے اندر بنوایا تھا۔ وہاں مغرب کی نماز باجماعت ادا کیا کرتے تھے۔ اس نماز میں باہر کے چند دوست اکثر شامل ہوا کرتے تھے۔ مغرب کی نماز کے بعد عموماً روزانہ حضرت شاہ جی مسیح موعود کی نظمیں سنایا کرتے تھے۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ جمعہ کی نماز مَیں نے نہیں پڑھائی اور (۔) اقصیٰ میں پڑھنے چلا گیا۔ واپس آیا تو حضرت شاہ جی بڑے ناراض ہوئے۔ کہنے لگے تم نے مجھے نماز نہیں پڑھائی۔ تمہارا ابا آئے گا (یعنی افریقہ میں تھے ان کے والد سید محمود اللہ شاہ صاحب) تو مَیں تمہاری شکایت کروں گا۔ اُس کے بعد پھر شاہ صاحب (حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب) کچھ عرصے بعد ہی وفات پا گئے۔

سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ایک خاص سلوک تھا۔ دنیا اُن کا مقصود نہیں تھا اِس لئے کوئی غیر معمولی مالی کشائش تو بے شک نہیں تھی۔ جو تھا اُس پر بھی شکر تھا، اور اس میں سے بھی غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد اس حد تک کرتے تھے جو اکثر بڑی بڑی رقموں والے اور پیسے والے نہیں کرتے۔ اُن کی ایک بہو جو اُن کے ساتھ ہی رہتی تھیں (اُن کے بیٹے صہیب کی

بیوی) کہتی ہیں کہ جب کوئی رقم آتی تو آخری عمر میں نظر کی زیادہ کمزوری کی وجہ سے خود حساب کتاب نہیں لکھ سکتے تھے اس لئے اپنی بہو سے حساب کرواتے تھے اور فرماتے کہ پہلے تو وصیت کا حصہ نکالو، پھر یتیموں کا کچھ حصہ نکالو، پھر غریب طلباء کا حصہ نکالو اور نادار مریضوں کے لئے نکالو، علاج کے لئے، اس کے بعد اگر کوئی رقم بچ گئی تو اپنی ضرورت کے لئے رکھتے تھے۔ اور دوسرے بھی مجھے علم ہے کہ جماعتی تحریکات میں، وقفِ جدید، تحریکِ جدید اور تحریکات میں بڑا بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ اِن کے بچے بتاتے ہیں کہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ بچوں کو پوچھتے تمہیں کوئی پریشانی ہے؟ جب کہ اُن کے سامنے کوئی ذکر نہیں ہوا ہوتا تھا اور چند سال سے نظر بھی جیسا کہ مَیں نے کہا اتنی گر گئی تھی کہ چہرے کے تاثرات سے بھی دیکھ کر اندازہ نہیں لگا سکتے تھے کہ کیا پریشانی ہے؟ بلکہ ان کے بیٹے محمود نے مجھے لکھا کہ بعض دفعہ پریشانی کے حالات ہوتے تھے تو ایک دو دن بعد ابّا پوچھتے تھے کہ فلاں شخص سے کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی۔ اور یہ ایسی باتیں ہوتی تھیں جو حقیقت میں سچ ہوتی تھیں اور سوائے خدا کے انہیں اور کوئی نہیں بتا سکتا تھا۔ اور پھر آپ کو دعا کی تحریک ہوتی اس کے نتیجے میں جس سے آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح ان کی بہو نے لکھا کہ میری بعض پریشانیاں تھیں، مجھے کہتے کہ تمہیں فلاں فلاں پریشانی ہے، حالانکہ ان کے پاس کبھی ذکر نہیں ہوا، اور پھر اللہ کے فضل سے اُن کی دعا سے وہ پریشانی دور ہو جاتی۔

قرآنِ کریم سے بھی اُن کو ایک عشق تھا۔ روزانہ کئی سپارے پڑھ جاتے تھے۔ پانچ چھ سپارے کم از کم، بلکہ بعض دفعہ سات آٹھ۔ اور اس وجہ سے ایک بڑا حصہ یاد بھی تھا۔ مجھے ایک دفعہ رمضان میں کہنے لگے کہ نظر کمزور ہو رہی ہے، آنکھوں پر بڑا بوجھ پڑتا ہے، اب میں زیادہ قرآنِ کریم پڑھ نہیں سکتا جس کی مجھے بڑی تکلیف ہے، تو مَیں نے اپنے خیال میں بڑی دور کی چھلانگ لگا کر کہا کیا فرق پڑتا ہے ایک دو سپارے تو آپ اب بھی پڑھ ہی لیتے ہوں گے۔ تو کہتے ہیں نہیں ابھی بھی اس حالت میں بھی مَیں تین چار سپارے تو پڑھ ہی لیتا ہوں۔ تو یہ تھا قرآنِ شریف سے اُن کا عشق۔ جب مَیں نے کہا اتنا پڑھ لیتے ہیں پھر کیا حرج ہے۔ لیکن بے چینی یہ تھی کہ رمضان میں تو ہر وقت قرآنِ کریم مطالعہ میں رہنا چاہئے۔ اور آخری عمر میں دو تین سال پہلے تک جیسا کہ مَیں نے کہا نظر کی کمزوری کی وجہ سے بالکل پڑھ ہی نہیں سکتے تھے پھر، جو یاد حصہ ہوتا تھا وہ پڑھتے تھے بلکہ سارا ہی یاد تھا۔ لیکن اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ اپنے پیار کا عجیب سلوک فرمایا۔ اپنے پوتے کو ایک دن کہنے لگے کہ قرآنِ کریم دیکھ کے تو مَیں پڑھ نہیں سکتا لیکن جب مَیں پڑھتا ہوں، یاد حصہ پڑھنا شروع کرتا ہوں اور جہاں بھول جاتا ہوں وہاں کوئی فرشتہ آ کے مجھے وہ حصہ یاد کروا جاتا ہے، پڑھا جاتا ہے، دوہراتا ہے اور مَیں پیچھے دوہرا دیتا ہوں۔

اُن کے بڑے بیٹے کا مکان ربوہ میں بن رہا تھا تو بار بار اپنے بچوں سے پوچھتے تھے، کہاں تک پہنچا ہے؟ ایک دن اپنی چھوٹی بہو کو کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مولود کا گھر دکھا دیا ہے۔ اور پھر نقشہ بتایا کہ یہاں یہ کمرہ ہے اس طرح اس طرح نقشہ ہے اُس کا۔ اور بالکل وہی نقشہ تھا جو بن رہا تھا۔ بغیر دیکھے۔ ان کو سمجھایا بھی نہیں جا سکتا تھا کیونکہ یہ ممکن نہیں تھا کہ سمجھایا جا سکے، کوئی سمجھا سکے کہ کس طرح نقشہ ہے کیونکہ نظر بھی بہت کمزور تھی۔ اُن کے بچوں کے سپرد جو بھی جماعتی کام ہوتا اُس کے لئے بہت دعا کرتے۔ میرے ساتھ بھی دامادی کے بعد ایک خاص تعلق پیدا ہو گیا تھا۔ میرے ذاتی اور جماعتی کاموں کے لئے بھی بہت دعائیں کیا کرتے تھے۔ اور خلافت کے بعد تو اس تعلق میں ایک عقیدت، احترام اور دعاؤں کے لئے بہت زیادہ درد پیدا ہو گیا تھا۔ جلسوں، تقریروں وغیرہ کی کامیابیوں کے لئے بہت دعا کیا کرتے تھے۔ ایسے بزرگ تھے جن کی دعاؤں کی قبولیت کا احساس ہو رہا ہوتا تھا۔ ہر دورے پر ایک خاص توجہ کے ساتھ میرے لئے دعا کیا کرتے تھے۔

ہمارے محلے کے بعض خدام جو ہمارے عزیزوں میں سے ہی ہیں، بچوں میں سے، رات کو محلے کی ڈیوٹیاں دیا کرتے تھے، 74ء میں حالات خراب ہوئے، یا 74ء میں شاید یہ سندھ تھے، 84ء میں زیادہ خاص طور پر، تو محلّے کی ڈیوٹیاں ہوتی تھیں رات کو، تو لڑکوں کو جاگنے کے لئے چائے کی عادت تھی، چائے پیا کرتے تھے، تو اِن کا گھر ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ بچے آتے تھے، کچن سے چائے بنائی اور لے گئے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لڑکے ڈیوٹی دے رہے ہیں اور چائے بھی پیتے ہیں تو رات خود اڑھائی بجے چائے بنا کر کھانے کی میز پر رکھ دیا کرتے تھے تا کہ اُن کو تکلیف نہ ہو، وہ لے کر جایا کرتے تھے۔ اِسی طرح کیونکہ رات کو بھی جلدی سونے کی عادت تھی اور پھر ڈیڑھ بجے اُٹھ جایا کرتے تھے۔ سوتے بھی تھوڑا ہی تھے، تہجد کے لئے اُٹھ جایا کرتے تھے اور پھر اپنے لئے چائے بناتے تھے اور ہماری خالہ کے لئے چائے بنا کے اُن کو جگاتے تہجد کے لئے۔ اسی طرح جب اِن کا چھوٹا بیٹا جامعہ میں داخل ہوا ہے تو اس کو باقاعدہ تہجد کے لئے اُٹھاتے اور اُس کو کہتے تمہاری چائے تیار ہے، چائے پیو اور تہجد پڑھو۔

جوانی سے ہی آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ایک سلوک رہا ہے۔ سندھ میں رہے ہیں، وہاں چھوٹے چھوٹے واقعات تو مختلف ہوتے رہتے ہیں مثلاً ان کے ایک بیٹے نے لکھا کہ وہاں سانپ وغیرہ بہت ہوتے تھے، اور جس زمانے میں یہ وہاں رہے ہیں، اُس زمانے میں تو نئی نئی آبادی ہو رہی تھی اور سانپ بہت زیادہ نکلا کرتے تھے اور بڑے بڑے خطرناک سانپ ہوتے تھے۔ ایک دن کہتے ہیں میری طبیعت خراب تھی میں نے سوچا کہ فجر کی نماز گھر میں پڑھ لیتا ہوں لیکن پھر کسی غیبی طاقت نے مجھے کہا کہ نہیں، (۔) جاؤ۔ ساتھ ہی (۔) ہے۔ جب واپس آئے تو دیکھا کہ دو بڑے بچے، جو اُن کے اُس وقت بڑے دو بچے تھے اُس وقت چھوٹی عمر میں وہ چارپائی پر سو رہے ہیں اور ایک بڑا اسارا کالا ناگ چارپائی پر چڑھنے کی کوشش کر رہا ہے تو انہوں نے فوراً اُس کو مارا۔ اگر یہ سو جاتے تو سانپ کچھ بھی نقصان پہنچا سکتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ کا اس طرح کا سلوک ہے اور اس طرح کے اِن کے زندگی میں بہت واقعات ہیں۔

سید داؤد مظفر شاہ صاحب اور اِن کے بھائی سید مسعود مبارک شاہ صاحب دونوں گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھتے تھے۔ وہیں سے انہوں نے بی۔اے کیا۔ اپنی شرافت اور ڈسپلن کا پابند ہونے کی وجہ سے سٹاف اور طلباء دونوں میں بڑے مشہور تھے۔ سارے کالج میں مشہور تھا اِن جیسا اور کوئی شریف آدمی نہیں۔ ایک دفعہ ان کے ایک عزیز کو شرارت سوجھی۔ انہوں نے ہوسٹل کے وارڈن یا سپرنٹنڈنٹ کی کچھ چیزیں اُٹھا لیں اور اِن کے کمرے میں لا کر چُھپا دیں۔ انتظامیہ نے فوری طور پر کارروائی شروع کر دی۔ پتہ لگ گیا اور ہوسٹل کے ہر کمرے کو چیک کیا گیا اور جب اِن کے کمرے کے قریب آتے تو کہتے کہ نہیں یہ لوگ بچے دونوں شریف ہیں، اِن کے ہاں نہیں ہو سکتا۔ اور حقیقت یہ تھی کہ اُن لڑکوں نے انہی کے کمرے میں وہ چیزیں چھپائی ہوئی تھیں۔ خیر یہ اِن کو نہیں پتہ تھا۔ یہ کمرے میں گئے تو دیکھا کہ وہاں چیزیں پڑی ہیں، تو بڑے پریشان بھی تھے کہ اب سچ بھی بولنا پڑے گا، لیکن ساتھ یہ بھی فکر تھی کہ ساتھیوں کو سزا ملے گی، اُن کو سزا سے کس طرح بچایا جائے؟ تو کہتے ہیں جب چیکنگ ختم ہوئی تو جلدی سے سامان انہوں نے اُٹھایا اور ہوسٹل سپرنٹنڈنٹ کے کمرے کے سامنے جا کے رکھ دیا۔ بہرحال کہتے ہیں کہ شکر ہے انتظامیہ نے مزید تحقیق نہیں کی ورنہ انہیں تو سچ بولنا پڑنا تھا اور جس عزیز پر اِن کو شک تھا اُس کا نام آ جانا تھا اور سزا ملنی تھی، کیونکہ انتظامیہ کو دونوں بھائیوں کی شرافت پر بہت یقین تھا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا انہوں نے گورنمنٹ کالج سے بی۔اے کرنے کے بعد پھر حضرت مصلح موعود کی تحریک پر 1944ء میں زندگی وقف کرنے کا خط لکھا۔ حضرت مصلح موعود کو لکھا کہ مَیں بار بار آپ کو خواب میں دیکھ رہا ہوں اِس لئے مَیں زندگی وقف کرتا ہوں اور اپنے بھائی کو بھی تحریک کی کہ وہ بھی زندگی وقف کریں۔ پھر دونوں نے زندگی وقف کی۔ حضرت مصلح موعود نے ایم این سنڈیکیٹ کے تحت سندھ کی زمینوں پر اِن کو بھجوا دیا۔ وہاں یہ کافی عرصہ رہے۔ پھر تقریباً گیارہ سال 82ء سے 93ء تک وکالتِ تبشیر میں بھی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ وقت پر دفتر جاتے تھے۔ اپنے جو مفوضہ کام ہیں وہ سرانجام دیتے کوئی زائد بات نہیں۔ بیٹھ کے گپیں مارنے کی بعضوں کو عادت ہوتی ہے۔ افسران جو ان کے تھے اِن سے عمر سے چھوٹے بھی تھے اور بعض عزیز بھی تھے، قریبی عزیز، لیکن کامل اطاعت اور عاجزی کے ساتھ اپنے افسران کے دیئے ہوئے کام کو سرانجام دیتے۔ کبھی شکوہ نہیں کیا کہ اتنا کام دے دیا ہے؟ یہاں ہمارے (۔) لئیق طاہر صاحب ہیں انہوں نے مجھے لکھا کہ نائب وکیل التبشیر جب میں تھا تو بڑی عاجزی سے کام کرتے تھے اور بڑی عزت سے پیش آیا کرتے تھے۔ اتنی زیادہ عزت کرتے تھے کہ شرمندگی ہونی شروع ہو جاتی

تھی۔ کبھی یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ مَیں حضرت مصلح موعود کا داماد ہوں یا دو خلفاء کا بہنوئی ہوں۔ ایک خاموش دعا گو بزرگ، زیرِلب دعائیں کرتے ہوئے دفتر میں آتے تھے اور اپنا دفتر کا کام کر کے چلے جاتے تھے۔ ایک فرشتہ سیرت انسان تھے۔ جس کا بھی آپ سے واسطہ پڑا آپ کی تعریف کرتا ہے۔ غریبوں کی عزت اور احترام بھی اس طرح کرتے جس طرح کسی امیر کا۔ کسی حق بات پر امیر کو غریب پر فوقیت نہیں دی۔ بعض لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے آپ پر اعتماد کی وجہ سے آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرتے رہے اور کی بھی۔ بشری تقاضا بھی ہے اور قواعد بھی اجازت دیتے ہیں کہ آپ ان نقصان پہنچانے والوں کے خلاف کارروائی کر سکتے تھے لیکن آپ نے ہمیشہ اپنا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑا۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ جب ایسے لوگوں کی، جو کسی نہ کسی طرح اِن کے خلاف رہے ہیں، گرفت ہوئی ہے تو وہ حضرت شاہ صاحب کے پاس اُن کے دروازے پر آتے تھے اور معافیاں مانگتے تھے اور سید داؤد مظفر شاہ صاحب نے ہمیشہ انہیں معاف فرمایا۔ یہ بھی نہیں کہا کہ تم نے جو مجھے نقصان پہنچایا ہے اُس کا مداوا کس طرح ہوگا؟

یہ تھے وہ بزرگ جن کے بارہ میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ کسی سے بُغض، حسد اور کینہ نہیں رکھتے بلکہ نقصان پہنچانے والے سے بھی جب اُس نے معافی مانگی، تو شفقت کا سلوک ہی فرمایا۔ یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے حقیقی رنگ میں تزکیہ نفس کیا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے آپ کے نکاح پر جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا، اُس میں سے بعض حصے پڑھنا چاہتا ہوں تا کہ اگلی نسل کو بھی اِن باتوں کو سامنے رکھنے کا احساس پیدا ہو۔ حضرت مصلح موعود نے اپنے چار بچوں کا نکاح پڑھایا جن میں سے ایک آپ کی بیٹی سید داؤد مظفر صاحب کی اہلیہ تھیں تو آپ نے فرمایا، خطبہ اس طرح شروع فرمایا تھا کہ:۔

''دنیا میں سب سے قیمتی وجود رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ زمانہ کے گزرنے اور حالات کے بدل جانے کی وجہ سے چیزوں کی وہ اہمیت نہیں رہتی جو اہمیت کہ اُن حالات کی موجودگی اور اُن کے علم کے ساتھ ہوتی ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے، اُس وقت دنیا کی جو حالت تھی اُس کا اندازہ آج لوگ نہیں کر سکتے۔ اگر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ مبعوث نہ فرماتا تو آج دنیا میں دین کے معنی یہ سمجھے جاتے کہ بعض انسانوں کی پوجا کر لی، قبروں کی پوجا کر لی اور بتوں کی پوجا کر لی۔ قانون اخلاق کو دنیا میں کوئی قیمت حاصل نہ ہوتی۔ مذہب کوئی اجتماعی جدوجہد کی چیز نہ ہوتا۔ خدا کے ساتھ بنی نوع انسان کا تعلق پیدا ہونا بالکل ناممکن ہوتا۔ بلکہ ایسے تعلق کو بے دینی اور لامذہبی قرار دیا جاتا ہے۔ بنی نوع انسان کے مختلف حصوں کے حقوق کی کوئی حفاظت نہ ہوتی۔ عورتیں بدستور غلامی کی زندگی بسر کر رہی ہوتیں۔ بُت بدستور پوجے جا رہے ہوتے۔ خدا تعالیٰ بدستور متروک ہوتا۔ غلامی بدستور دنیا میں قائم ہوتی۔ لین دین کے معاملات میں بدستور ظلم اور تعدی کی حکمرانی ہوتی۔ غرض دنیا آج وہ کچھ نہ ہوتی جو آج ہے......''

یہ بیان کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی، اُس کے بعد کچھ حصہ مَیں چھوڑتا ہوں پھر آگے آپ فرماتے ہیں کہ ''دنیا میں جو اقوال اور جو باتیں لوگوں نے کہی ہیں، اُن میں سے راستبازی کے اعلیٰ معیار پر پہنچی ہوئی وہ بات ہے جو حسّانؓ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہی کہ:

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِىْ فَعَمِىَ عَلَىَّ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت حضرت حسّانؓ نے کہا۔ كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِى، تو میری آنکھ کی پُتلی تھا، فَعَمِىَ عَلَىَّ النَّاظِرُ، پس تیری موت کے ساتھ آج میری آنکھیں اندھی ہوگئی ہیں۔ مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُت اب تیرے مرنے کے بعد جو چاہے مرے، فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ، مَیں تو تیری موت سے ڈرتا تھا کسی اور موت کا مجھ پر اثر نہیں ہو سکتا۔''

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ: ''اِس شعر کے معنوں کی عظمت کا اس بات سے پتہ لگتا ہے جس کو لوگ نظر انداز کر دیتے ہیں کہ اس شعر کا کہنے والا ایک نابینا شخص تھا۔ اگر ایک بینا شخص یہی شعر کہتا تو وہ صرف ایک شاعرانہ مذاق اور ایک ادبی لطیفہ کہلا سکتا تھا مگر اس شعر کے ایک نابینا شخص کے مونہہ سے نکلنے کی وجہ سے اس کی حقیقت بالکل بدل جاتی ہے۔ یعنی حضرت حسّانؓ اس شعر میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے تو باوجود اس کے کہ میری ظاہری آنکھ نہیں تھی، پھر بھی مَیں بِینا ہی تھا۔ میری جسمانی آنکھیں نہ ہونے کی وجہ سے لوگ مجھے اندھا سمجھتے تھے لیکن مَیں اپنے آپ کو اندھا نہیں سمجھتا تھا کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مجھے دنیا نظر آ رہی تھی اور اب بھی لوگ یہ سمجھتے تھے کہ میں ویسا ہی ہوں حالانکہ میں ویسا نہیں۔ پہلے مَیں بِینا تھا لیکن اب مَیں اندھا ہو گیا ہوں۔ تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے قیمتی وجود تھے مگر اللہ تعالیٰ کے قانون کے ماتحت آپ بھی آخر ایک دن دنیا سے جدا ہو گئے''۔ پھر آگے چلتے ہوئے آپ بیان کرتے ہیں کہ ''بہرحال رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے جیسا کہ حسانؓ نے کہا،

مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

ہر انسان پر یہ بات کھل رہی ہے کہ دنیا میں کوئی وجود ہمیشہ نہیں رہا......'' پھر آگے آپ فرماتے ہیں کہ ''دنیا میں کوئی انسان بھی ایسا نہیں جو ہمیشہ قائم رہا ہو اور دنیا میں کوئی انسان بھی ایسا نہیں جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہو۔ اسی صورت میں انسان کی ترقی کا مدار اس بات پر ہے کہ جانے والوں کے قائمقام پیدا ہوں۔ اگر مرنے والوں کے قائمقام پیدا ہوتے ہیں تو مرنے والوں کا صدمہ آپ ہی آپ مٹ جاتا ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ ہمارے پیدا کرنے والے کی مرضی ہی یہی ہے تو پھر جزع فزع کرنے یا حد سے زیادہ افسوس کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ عقل کے خلاف اور جنون کی علامت ہوگی......''

پھر آگے آپ ایک عباسی بادشاہ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''ایک دفعہ ایک عباسی بادشاہ ایک بڑے عالم سے ملنے گیا۔ جا کے دیکھا کہ وہ اپنے شاگردوں کو درس دے رہے تھے۔ بادشاہ نے کہا اپنا کوئی شاگرد مجھے بھی دکھاؤ، مَیں اس کا امتحان لوں۔ انہوں نے ایک شاگرد پیش کیا۔ بادشاہ نے اس سے بعض سوال پوچھے۔ اُس نے نہایت اعلیٰ صورت میں اُن سوالوں کا جواب دیا۔ یہ سُن کر بادشاہ نے کہا مَا مَاتَ مَنْ خَلَّفَ مِثْلُكَ۔ وہ شخص جس نے تیرے جیسا قائمقام چھوڑا کبھی نہیں مر سکتا کیونکہ اُس کی تعلیم کو قائم رکھنے والا تو موجود ہوگا۔ انسان کا گوشت پوست کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ گوشت پوست جیسے ایک چور کا ہے، ویسے ہی ایک نیک آدمی کا ہے۔ ہڈیاں جیسے ایک چور کی ہیں ویسے ہی نیک کی ہیں۔ خون جیسے ایک چور کا ہے ویسے ہی نیک آدمی کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اُس کے اخلاق بُرے ہیں اور اِس کے اخلاق اعلیٰ درجہ کے ہیں''۔ یعنی چور کے اخلاق بُرے ہیں اور نیک آدمی کے اخلاق اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ ''اُس کے اندر روحانیت نہیں اور اِس کے اندر اعلیٰ درجہ کی روحانیت پائی جاتی ہے۔ پس اگر اس کی وہ روحانیت اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق دوسروں میں باقی رہ جائیں گے تو یہ مرا کس طرح؟......'' یعنی وہ اعلیٰ اخلاق اگر آئندہ نسلوں میں چل رہے ہیں تو پھر مرا نہیں۔ فرمایا کہ ''پس ساری کامیابی اس بات میں ہے کہ انسان کے پیچھے اچھے قائمقام رہ جائیں۔ یہی چیز ہے جس کے لئے قومیں کوشش کیا کرتی ہیں۔ یہی چیز ہے کہ اگر یہ قوم کو حاصل ہو جائے تو یہ بہت بڑا انعام ہے۔ آج تک کبھی دنیا نے یہ محسوس نہیں کیا کہ ساری کامیابی فتوحات میں نہیں بلکہ نسل میں ہے۔ اگر آئندہ نسل اعلیٰ اخلاق کی ہو تو وہ قوم مرتی کبھی نہیں بلکہ زندہ رہتی ہے۔ اور اگر آئندہ نسل اچھی نہ ہو تو اُس کی تمام فتوحات ہیچ اور لغو ہیں......''

پھر آگے آپ فرماتے ہیں کہ ''پس قوموں کی ترقی اُن کی آئندہ نسلوں کی ترقی پر منحصر ہوتی ہے اس لئے ہمارا زور اس بات پر ہونا چاہئے کہ آئندہ نسلوں میں ہم اپنے اچھے قائمقام چھوڑیں جو (۔) کی ترقی اور (۔) کے مستقبل کے ضامن ہوں۔ سب سے زیادہ یہ چیز نکاح سے ہی حاصل ہوتی ہے''۔ نکاح کا خطبہ دے رہے ہیں فرمایا کہ اچھی نسل جو ہے سب سے زیادہ نکاح سے ہی حاصل ہوتی ہے ''اور نکاحوں سے ہی نئی نسل آتی ہے۔ اس لئے نکاح انسانی زندگی کا سب سے اہم کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے بارہ میں استخارہ کرنے، غور و فکر سے کام لینے'' یہ بھی خاص طور پر نوجوان لڑکوں، لڑکیوں کو اور خاندانوں کو سوچنے کی ضرورت

ہے" نکاح کے بارہ میں استخارہ کرنے، غور و فکر سے کام لینے اور جذبات کی پیروی کرنے سے روکنے کی تعلیم دی ہے۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ نکاح ایسے رنگ میں ہونے چاہئیں کہ نیک اور قربانی کرنے والی اولاد پیدا ہو۔ پھر فرمایا ساری خرابی اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ اولاد کو مقدم رکھا جاتا ہے اور اس کی ناز برداری کی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ناز برداری کی وجہ سے دین کی روح اُن کے اندر سے مٹ جاتی ہے۔ قرآنِ مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ شخص دین دار نہیں جو اپنی اولاد کی ناز برداری کرتا ہے اور اُس کو دین کے تابع نہیں رکھتا۔ دین دار وہ ہے جو اولاد کو دین کے تابع رکھتا ہے۔ جو شخص اپنی اولاد کو دین کے تابع رکھے گا وہ کبھی اپنی نسل کو خراب نہیں ہونے دے گا کیونکہ ناز برداری سے ہی نسل خراب ہوتی ہے"۔ پھر فرمایا "پس (۔) زندگی میں اہم ترین چیز نکاح ہے۔ جیسے عمارت کے لئے بنیاد کھودی جاتی ہے اور اس کو کوٹا جاتا ہے۔ لیکن اگر بنیاد پختہ نہیں ہوگی تو عمارت گر جائے گی۔ اسی طرح اگر نکاح میں غور و فکر اور دعا سے کام نہ لیا جائے تو نکاح بھی بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ گویا وہ چیز جس سے خوشی ہو رہی ہوتی ہے درحقیقت وہی خطرے کا وقت ہوتا ہے......"

پھر آپ فرماتے ہیں کہ "مَیں نے اپنے بچوں کے نکاحوں میں کبھی بھی اس بات کو مدّنظر نہیں رکھا کہ اُن کے نکاح آسودہ حال اور مالدار لوگوں میں کئے جائیں اور مَیں نے ہمیشہ جماعت کے لوگوں کو بھی یہی نصیحت کی ہے کہ جماعت کے لوگ اس بات کی طرف چلے جاتے ہیں کہ اُنہیں ایسے رشتے ملیں جو زیادہ کھاتے پیتے اور آسودہ حال ہوں۔ ہمیں ایسے رشتے ملے ہیں مگر ہم نے اُن کو ردّ کر دیا تا کہ ہمارا جو معیار ہے وہ قائم رہے"۔

(خطبات محمود جلد نمبر3 فرمودہ 30 مارچ 1945ء صفحہ 580 تا 587)

ہر ایک کو اپنے معیار کے مطابق رشتے کرنے چاہئیں۔

پس یہ اصول ہے جو عمومی طور پر بھی رشتوں میں بھی یہ بات آئی تو مَیں نے کہا بیان کر دوں کہ ہمارے ہاں آج کل یہ بڑے مسائل اُٹھ رہے ہیں سامنے رکھنے چاہئیں۔

اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعود کے خاندان کے افراد بھی اور جماعت کے افراد بھی اپنی شادیوں میں یہ بات مدّنظر رکھیں کہ اصل چیز دین ہے اور ایک احمدی کا مقصود اللہ تعالیٰ سے تعلق اور دین کی خدمت ہے۔ دنیا کو بھی دین کے تابع کرنا ہے۔ دین کو دنیا کے تابع نہیں کرنا۔ یہی چیز ہے جس طرح کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے قومی زندگی کے ہمیشہ زندہ رہنے کا ذریعہ ہے۔ جماعت کا جب بھی کوئی نیک شخص اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو جماعت کے افراد کو اور خاص طور پر خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد کو، جب اُن کے خاندان میں سے کوئی رخصت ہو، نیکی اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے ایک نئی سوچ کے ساتھ اپنے راستے متعین کرنے چاہئیں۔ دنیا تو چند روزہ ہے ختم ہو جائے گی۔ دائمی رہنے والی چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے چار بیٹے مختلف حیثیت سے جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ تین بیٹیاں ہیں۔ ایک میری اہلیہ اور دو دوسری بہنیں، دونوں واقفینِ زندگی سے بیاہی گئی ہیں۔ اللہ کرے کہ اِن کی اولادیں اور آگے نسلیں بھی ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہوں۔ دو بیٹے جو واقفِ زندگی نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے والدین کی طبیعت کا اثر لئے ہوئے ہیں، کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کی خدمت کرتے ہیں، کر رہے ہیں اور کرتے رہے ہیں۔ یہ بھی اور تمام اولاد بھی اور ان کی اولاد بھی ہمیشہ خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کرنے والی ہو اور اِن کی دعائیں ہمیشہ اُن کو لگتی رہیں۔ اسی طرح ہمارے تمام بزرگوں کی اولادیں، (۔) کی اولادیں ہمیشہ اپنے والدین کے، اپنے آباؤ اجداد کے نمونے دیکھنے والی ہوں اور نیک نسل آگے چلانے کے لئے دعا اور اپنے عمل سے کوشش کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازِ جمعہ کے بعد انشاء اللہ سید داؤد مظفر شاہ صاحب کا مَیں نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

❁ مکرم شیخ لیاقت حسین صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مکرم اعجاز احمد ناگی صاحب سول لائن لاہور کو گزشتہ دنوں برین ہیمبرج ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ان کی بائیں سائیڈ کام نہیں کر رہی ہے۔ ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بیماروں کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گردے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ایک گردہ پہلے آپریشن کے ذریعہ نکال دیا گیا ہے دوسرے میں پتھری ہے اور درد رہتا ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

حضرت امتیاز النساء بیگم صاحبہ والدہ حضرت حافظ سید تصور حسین صاحب آف بریلی

بھارت کے مشہور شہر بریلی میں جن خوش قسمت احباب کو قبول احمدیت کی توفیق ملی ان میں ایک نام حضرت حافظ سید تصور حسین صاحب (وفات 12 اپریل 1927ء) کا بھی ہے اس سعادت میں آپ کی والدہ حضرت امتیاز النساء بیگم صاحبہ زوجہ علی حسین صاحب بھی شامل تھیں۔ بریلی میں جماعت کی شدید مخالفت کی وجہ سے یہ سارا خاندان ہجرت کر کے قادیان آ گیا اور خدمتِ حضرت اقدس میں رہنے کی توفیق پائی۔ حضرت امتیاز النساء صاحبہ ابتدائی موصیان میں سے تھیں، آپ نے 12 اکتوبر 1908ء کو بعمر 62 سال وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں جگہ پائی۔

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شو روم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال
اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2011
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت 25ML =/130 روپے 120ML =/500 روپے

GHP-403/GH	GHP-406/GH	GHP-419/GH	GHP-450/GH	GHP 455/GH	GHP-555/GH GHP-444/GH
جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر و اعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔	گردے و مثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	بدہضمی۔ گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی مؤثر دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی رلو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں

میٹرک کا امتحان دینے والے
طلباء و طالبات کیلئے
انگلش لینگویج کورس

امسال جن طلباء و طالبات نے میٹرک کا امتحان دیا ہے ان کیلئے الگ الگ انگلش لینگویج کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ جس میں ان کو انگریزی بول چال سکھائی جائے گی جو ان کی مزید تعلیم حاصل کرنے میں معاون ثابت ہوگی۔ اس کورس میں شامل ہونے کے لئے طلباء و طالبات مورخہ 13 اپریل 2011ء کو بعد نماز عصر وقف نو لینگویج انسٹیٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ بیت النصرت دارالرحمت وسطی ربوہ تشریف لا کر داخلہ فارم حاصل کر لیں۔ مزید معلومات کیلئے (عصر تا مغرب) اس فون نمبر پر رابطہ کریں۔

047-6011966

(انچارج وقف نو لینگویج انسٹیٹیوٹ ربوہ)

سکول اینڈ کالج یونیفارم
محمد علی چوک ابوبکر روڈ ٹاؤن شپ لاہور

سپیشلسٹ: سکول کالج یونیفارم سکول بیگز، لنچ باکس، واٹر بوتل، شوز، تیراکی کا سامان

فون نمبر: 042-35157781,0301-4211753
0312-9439234

ڈیجیٹل پاورکلرڈاپلر الٹرا ساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹر و لیبر روم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
خصوصی رعائتی پیکیج
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن
CTG اور Fetal Doppler detector دوران حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover
پرائیویٹ روم۔AC روم اٹیچڈ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام
بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
0476213944
03156705199
یادگار چوک ربوہ

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali
Tel:37630055-37650490-91 Fax:37630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

جینئس، بوائز، شلوار قمیص، جینئس، بوائز ویسٹ کوٹ، لیڈیز گرلز، کے خوبصورت ملبوسات
رینبو فیشن
ریلوے روڈ ربوہ عبداللہ خان مارکیٹ 047-6214377

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

پلاٹ برائے فروخت
ایک عدد خالی پلاٹ نمبر 22 محلہ نصیر آباد حلقہ غالب برائے فروخت، برقبہ 10 مرلہ بہترین لوکیشن نزد نیو جلسہ گاہ مناسب قیمت پر
رابطہ ناصر احمد خان
03336474037,03036474037

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئر ہاوز پائپ بننے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بیٹری یونیورسل پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینگی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
میاں ریاض احمد 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-36170513,37963207,3963531

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

بلڈنگ کنسٹرکشن
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیر نگرانی لاہور میں اپنے گھر/ پلازہ/ ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹیریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔
رابطہ:۔ کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصر اللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426,35803602,35923961

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
042-37223228
37357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

ربوہ میں طلوع و غروب 12 اپریل

طلوع فجر	4:17
طلوع آفتاب	5:42
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:37

البشیر ز اب اور بھی ٹائلز ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

PTCL-V فرنچائز
EVO, Brodband, Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

Wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

FD-10